امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ
اور
جنگ پانی پت
(۳)

(از جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی)

غازی الدین خاں عماد الملک آکر ان سے ملے اور شجاعانہ تیور دیکھ کر بہت خوش ہوئے اپنی فوج کو نجیب خاں نے دہلی کی شہر پناہ کے نیچے لاکھڑا کیا وہیں فوج کے لئے خیمہ بھی لگادئے گئے صفدر جنگ اپنے ولی نعمت کے مقابل حق نمک خواری یہ ادا کر رہے تھے۔ دہلی سے دو میل کے فاصلہ پر جاٹوں اور مرہٹوں کو ہمراہ لئے مورچے جمائے پڑے تھے۔

دہلی کی شہر پناہ پر شاہی توپیں اور رہکلے چڑھے ہوئے تھے نجیب خاں نے یہ طریقہ اختیار کیا روزانہ صبح اٹھ کر دشمن کے مورچوں پر حملہ کرنا اور شام کو شہر کے نیچے آکر آرام کرنا آخرش کوٹلہ کی جنگ میں گشائیں جو صفدر جنگ کا سپہ سالار تھا نجیب خاں کے ہاتھ سے مارا گیا اس بہادر کی موت سے صفدر جنگ اور اس کے حمائتیوں کا حوصلہ پست ہوگیا ایک دن اس کے مضبوط مورچہ پر ایسا حملہ کیا کہ سورج مل جاٹ اور صفدر جنگ کو میدان سے پسپا ہونا پڑا شاہ کو اس کارگذاری کی خبر پہنچی جوش مسرت میں شاہ کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

"نجیب خاں رسالدار نہیں بلکہ نواب نجیب الدولہ نے مورچہ فتح کیا"[1]

شام کو نجیب خاں بعد فتح یابی واپس ہوئے بادشاہ نے شرف باریابی بخشا اور نوبت اور

---

[1] نجیب الدولہ از مولانا اکبر شاہ خاں (عبرت ۱۹۱۲ء)

خلعت اور نوابی کا علم عطا ہوا۔

بادشاہ اور وزیر کی اس جنگ کو چھ ماہ ہو چکے تھے اب رنگ بدل چکا تھا ادھر بادشاہ نے نجیب الدولہ کی بہادری اور شجاعت دیکھ کر تمام بیرونی افواج کی اعلیٰ سرداری عطا کی اس نے صفدر جنگ کے پیر اُکھاڑ دیئے سورج مل جاٹ تو دُم دبا کر بھرت پور چلتا بنا آخر کار صفدر جنگ نے معافی کی درخواست کی اور اس کو بہت غنیمت سمجھا کہ اودھ کی صوبہ داری پر فائز رہ کر اپنے علاقہ کو چلتے ہوئے۔

خطاب | احمد شاہ نے وزیر غازی الدین خاں کی سفارش سے نجیب خاں کو خطاب اور منصب ہفت ہزاری اور نقارہ و نشان اور منصب بخشی گیری اور سہارنپور کی ہاؤنی مرحمت کی۔

انسداد شر و فساد | نواب نجیب الدولہ نے ارد گرد جو فسادات اُٹھتے رہتے تھے ان کا بحسن خوبی انسداد کیا۔ مظفر نگر میں چیت سنگھ نے بڑا فتنہ بپا کر رکھا تھا اور لوٹ مار مچا رکھی تھی وہ نواب کے ہاتھوں قتل ہوا اور تمام مظفر نگر اور اس کے مضافات پر قابض ہو گئے اس طرح دوآبہ گنگ و جمن اور گنگا کے مشرقی جانب کا روہلکھنڈ کا مغربی حصہ بھی نواب کے حصہ میں آگیا ۱۷۵۵ء میں "مالن ندی" کے بائیں کنارے پر اپنے نام سے شہر آباد کیا۔

نجیب آباد | شہر کی آبادی کا اہتمام اپنے ایک ہندو کارندہ کے سپرد کیا قلعہ پتھر گڈھ کی تعمیر کا مہتمم ایک مسلمان کو بنایا مظفر نگر کے ضلع سے بنئے، کھتری، برہمن لا لاکر آباد کئے گئے اور تمام تر توجہ ہندوؤں ہی کی دلدہی میں صرف کی۔ چنانچہ ضلع مظفر نگر کے قصبہ شاملی سے جو ہندو لاکر آباد کیے ان کے نام کا محلہ اب تک شاملی نامی ہے۔

اس کے علاوہ ہندوں کو مکانات نواب نجیب الدولہ کی طرف سے بنے بنائے عطا ہوئے اور پٹھانوں کے لئے یہ تھا وہ خود اپنے مکان تعمیر کرائیں قلعہ پتھر گڈھ میں مسجد شاندار تعمیر کرائی گئی

غازی الدین کا دلی پر قبضہ | ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۶ء میں غازی الدین خاں حکومت دہلی کے سیاہ و سفید کا مالک بنا ہوا تھا اس نے پنجاب کو بھی دہلی سے ملحق کرنا چاہا۔ احمد شاہ درانی میر منو کو پنجاب کا حاکم مقرر کر تا گیا تھا وہ مرا

تو اس کی بیوہ مغلانی (یا مراد) بیگم مدار المہام بنی اور نابالغ بچے کو حکومت پر بحال رکھا۔ غازی الدین نے جولائی ۱۷۵۴ء میں مرہٹوں کو مدد کے لئے بلایا اور بادشاہ کو تخت سے اتار کر آنکھوں میں سلائی پھروا کر اندھا کیا اور اس کی جگہ جہاندار شاہ کے بیٹے عزیز الدین کو عالمگیر ثانی لقب سے تخت پر بٹھایا اس واقعہ سے شہر میں اس کے خلاف شورش بپا ہو گئی تو مصلحت یہ دیکھی کہ کچھ دن کے لئے دلی سے دور رہے چنانچہ پنجاب کا رُخ کیا اور میر منو کی لڑکی سے شادی کی اور ساس کو دھوکہ دے کر لاہور پر قبضہ کیا۔ ادینہ بیگ خاں کو تیس لاکھ سالانہ خراج کے وعدے پر لاہور کا صوبہ دار مقرر کیا اور مع بیوہ و دختر میر منو دہلی واپس روانہ ہو گیا۔ ان واقعات کی اطلاع شاہ درانی کو ہوئی وہ نہایت غضبناک ہوا اور فوج جرار لے کر ہندوستان پر چڑھ دوڑا اور قندھار سے بڑی تیزی کے ساتھ خود کو لاہور پہنچایا۔ ادینہ بیگ خاں شاہ ابدالی کے حملہ کی خبر سنتے ہی بھاگا اور ہانسی حصار میں عماد الملک سے جا کر ملا۔

"شاہ ابدالی وارد لاہور شد۔ چوں بادشاہ یلغار کوچ بہ کوچ از راہ سرہند نواح دار الخلافہ شاہجہان آباد گشت نواب نجیب الدولہ بہادر در قریب کرنال بملازمت والا احمد شاہ مستفیض گشت۔ و عماد الملک غازی الدین خاں وزیر مع عالمگیر ثانی بادشاہ ہندوستان بطریق استقبال رفتہ در قصبہ نریلہ با احمد شاہ درانی ملاقات نمود چہل روز احمد شاہ درانی در دہلی قیام نمود حضرت بیگم صاحبہ صبیّہ محمد شاہ را کہ از بطن صاحبہ محل بود بصلاح عالمگیر ثانی بعقد خود در آورد و سر دفتر خواتین حرم فرمود[1]"

شاہ ابدالی عماد الملک سے بے حد خفا تھا مگر اس کی ساس مغلانی بیگم نے شاہ سے سفارش کی اور عماد الملک نے بھی خوشامد و عاجزی کی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تو غصہ فرو ہوا۔

اس فتح کی یادگار میں احمد شاہ کا سکہ چلا دیا گیا جس میں ۱۱۷۰ھ ڈال دیا گیا۔ فراہمی روپیہ کے لئے سورج مل جاٹ کی طرف توجہ مبذول ہوئی اس کی تمردی اور شورہ پشتی بہت بڑھی ہوئی تھی اپنے ایک سردار خان جہان خاں کے ذریعہ گوشمالی تجویز کرا دی راہ میں متھرا تھا وہاں میلہ میں جاٹ

[1] تاریخ احمد

جمع تھے ان کی سرکوبی کی خاطر متھرا کو لٹوا دیا۔

صفدر جنگ مرچکا تھا مگر عماد الملک اس کے بیٹے شجاع الدولہ سے بھی خوش نہ تھا اس نے شاہ درانی سے اس بات کی اجازت حاصل کی کہ شجاع الدولہ اور دوسرے مرہٹوں سے بادشاہ کے لئے روپیہ وصول کرنے معہ دو شہزادوں کے جائے چنانچہ غازی الدین اودھ کی طرف روانہ ہوا۔

عالمگیر ثانی نے شاہ درانی سے غازی الدین کی بدسلوکی کا شکوہ کیا اور کہا کہ آپ ہم کو غازی الدین خاں کے پنجہ سے نکالتے جاویں چنانچہ بوقت روانگی تالاب مقصود آباد بر شہنشاہ عالمگیر ثانی کے فرمانے پر نجیب الدولہ کو سلطنت مغلیہ کا کارپرداز مقرر کیا اور تمام اختیارات اس کے ہاتھ میں دے دئے۔

امیر الامرائی نواب نجیب الدولہ را بمرتبہ امیر الامرائی سرفراز فرمودہ و خدمت بادشاہ موصوف گذاشت و خود روانہ ولایت شد"[1]

پنجاب کا افغانستان سے الحاق شاہ ابدالی لاہور و ملتان دونوں صوبوں کی حکومت پر اپنے بیٹے تیمور شاہ کو چھوڑا تیمور شاہ کی شادی اس نے دختر محمد شاہ مرحوم شہنشاہ دہلی سے کرکے دونوں بادشاہوں میں قرابت باہمی کی صورت نکالی تھی ادینہ بیگ خاں کو تیمور شاہ کا نائب مقرر کیا مگر عملی طور پر کامل اختیار اس کو حاصل رہا۔ شاہ موصوف کی واپسی کے بعد عماد الملک نے اپنی شرارت کا جال پھر پھیلایا۔

عماد الملک کے ہاتھوں خاندان و ذات شہنشاہ کی اہانت عماد الملک نے جو اس وقت شاہزادگان تیموری کے ساتھ فرخ آباد میں نواب احمد خاں بنگش کے پاس مقیم تھا جب نجیب الدولہ کے منصب امیر الامرائی پر فائز ہونے کی خبر پائی تو چونکہ وہ اس کو اپنا موروثی و ذاتی منصب خیال کرتا تھا اور نجیب الدولہ کو اس نے صفدر جنگ سے لڑائی ہونے کے وقت احمد شاہ مرحوم کی خدمت ادا کرنے کے لئے دہلی میں بلایا اور شہنشاہی دربار میں عہدہ دلایا تھا اس سے وہ نجیب الدولہ سے

[1] تاریخ احمد

بے حد ناراض ہوا اور شہنشاہ عالمگیر ثانی کی بھی جن کو خود اس نے تخت پر بٹھایا تھا مخالفت پر کمربستہ ہو گیا یہی عماد الملک تھا جس نے شاہی خواتین کو ملہار راؤ ہلکر کے ہاتھوں گرفتار کرایا اور احمد شاہ کو گرفتار و قتل کرا کے رعب و داب شہنشاہی کو سخت صدمہ پہنچایا اور اب وہ اپنے دست گرفتہ نجیب الدولہ کو اپنا رقیب تصور کر کے اس کے استیصال کے فکر میں لگ گیا . . . .

. . . . اور عالمگیر ثانی سے زبردستی اس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے اس شہنشاہ و نجیب الدولہ کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی فکر کی۔

مغل شہنشاہی کی عقیدت مرہٹوں کے دلوں میں

عماد الملک نے نجیب الدولہ کی عداوت میں یہ طریقہ اختیار کیا کہ بالاجی باجی راؤ پیشوا کے بھائی رگھناتھ راؤ عرف رگھوبا کو اپنی امداد کے لئے بلایا رگھوبا اس وقت مالوہ میں اس استحقاق کی بناء پر لوٹ مار کر رہا تھا جو باجی راؤ پیشوا کو صوبہ داری مالوہ کا فرمان پیشگاہ شہنشاہ محمد شاہ جنت آرامگاہ سے ۱۷۳۶ء میں عطا ہونے کی بناء پر پیدا ہوا تھا۔ مرہٹے اگرچہ لوٹ مار کے شائق تھے مگر ذات شہنشاہی کا ان کے دلوں میں خاص ادب و احترام تھا اور وہ تخت مغلیہ کی آڑ میں اپنا اقتدار قائم کرنا اور ہندوؤں کی مذہبی مراسم کی آزادی کو بحال کرنا چاہتے تھے جو اکبر اعظم اور اس کے جانشینوں نے ان کو عطا کی تھی۔

مگر مغلیہ شہنشاہی اقتدار کے زوال پذیر ہونے پر بعض علاقوں میں خودسر مقامی حکام نے اس پر بندشیں عائد کر دی تھیں صرف سداشیو راؤ بھاؤ نے اپنے سر برآوردہ مرہٹہ رفقا اور راجپوت رؤسا کی مرضی کے خلاف اپنے فرقہ کی مقررہ پالیسی سے انحراف کرنا چاہا تھا جس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

مرہٹوں کا ہندو مسلمانوں سے یکساں برتاؤ

۱۷۳۶ء میں باجی راؤ پیشوا نے خود دارالسلطنت دہلی کے گرد و نواح میں لوٹ مار کی تھی مگر اس کے ساتھ ہی کالکا کے میلہ میں ہندوؤں کو بھی مسلمانوں کی طرح لوٹا کھسوٹا تھا۔[1]

---

[1] پانی پت کا خونی میدان صفحہ ۱۰۷،۱

اس کے بعد مرہٹوں نے خود دار السلطنت کا اس وقت تک رُخ نہیں کیا جب تک عماد الملک جیسے موروثی وشہنشاہی عہدہ دار نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے ملہار راؤ اور جیاپا سیندھیا کو نہیں بلایا اور شاہ ابدالی کی واپسی کے بعد نجیب الدولہ کی ضرر رسانی کے لئے دوبارہ ہلکر اور رگھوبا کو طلب نہیں کیا۔

عماد الملک نے اپنی ذاتی سپاہ ان دونوں سرداران مرہٹہ کی فوج کے ساتھ شامل کرکے دہلی کو محصور کر لیا احمد خاں بنگش کو بہکا کر ہمراہ لایا تھا کہ نجیب الدولہ کو معزول کر کے تم کو امیر الامراء کرایا جائے گا یہ اس کے ساتھ لگے چلے آتے تھے۔ نجیب الدولہ ۴۵ یوم تک مرہٹوں اور عماد الملک اور احمد خاں بنگش کی افواج سے مقابلہ کرتا رہا مگر عالمگیر ثانی یہ رنگ دیکھ کر گھبرا سے گئے۔

ملہار راؤ اور نجیب الدولہ سے تعلقات کا قائم ہونا | اور نجیب الدولہ سے کہا کہ اس وقت میری اور تمہاری جان اسی طرح بچتی ہے کہ صلح کر لی جائے نجیب الدولہ نے جب بادشاہ کا یہ رنگ دیکھا ملہار راؤ ہلکر کے پاس پیغام بھیجا کہ میں اب تمہاری مزاحمت چھوڑتا ہوں اور اپنے علاقہ کو جاتا ہوں ملہار راؤ نے اس کو تائید غیبی سمجھ کر بڑی عزت واحترام کے ساتھ استقبال کے لئے آمادگی ظاہر کی چنانچہ نواب نجیب الدولہ اپنے تمام ساز وسامان واسباب وفوج و باربرداری وغیرہ کے ساتھ قلعہ سے نکلے اور ملہار راؤ ہلکر کے خیموں کے قریب ایک روز قیام کیا محاصرین افواج نے ہر قسم کی تعظیم و تکریم کو ملحوظ رکھا اس کے بعد نواب نجیب آباد پہنچ گئے ان کے جاتے ہی ملہار راؤ سے صلح کر لی اور بادشاہ نے قلعہ کے دروازے کھول دے اور غازی الدین کو وزیر تسلیم کیا شاہزادہ عالی گہر دلی سے چلتا بنا کنج پورہ ہو کر سہارنپور نجیب الدولہ کے پاس پہنچ گیا کچھ عرصہ رہ کر تسخیر بنگالہ کے لئے مشرق کی طرف روانہ ہو گیا۔

راستہ میں سعاد اللہ خاں۔ نواب حافظ رحمت خاں وغیرہ نے بھی حسب استطاعت شہزادہ کی امداد و نذرانہ سے دریغ نہ کی اس طرح عالی گہر اودھ اور سرحد بنگالہ تک پہنچ گیا۔

غازی الدین خاں نے ادھر دلی سے نجیب خاں کو خارج کرا کر خود اپنا تسلط بٹھایا۔ اور ٹھاکر

بالاجی راؤ کے بھائیوں رگھناتھ راؤ، شمشیر بہادر اور ہلکر کو پنجاب کی طرف متوجہ کیا سب سے پہلے سید برادران پھر صفدر جنگ اور نظام الملک نے مرہٹوں کو شمالی ہند کی چاٹ لگائی تھی اب غازی الدین خاں دلی اور پنجاب پر بھی ان کو حکمراں بنا کر حوصلہ بڑھا رہا تھا چنانچہ آدینہ بیگ جو غازی الدین کا گرگا اور تیمور شاہ کی طرف سے دوآبہ بست جالندھر وغیرہ کا عامل تھا غازی الدین کے اشارہ سے مرہٹوں کا حامی بن کر اور سکھوں کے گروہوں کو آمادہ بغاوت بنا کر تیمور شاہ اور جہان خاں کو مبتلائے مصیبت بنا دیا۔ مرہٹوں کے سیلاب نے پنجاب میں داخل ہو کر ایک آفت برپا کر دی اور نوبت بایں جا رسید کہ تیمور شاہ و جہان خاں کو لاہور چھوڑ کر کابل کی طرف جانا پڑا رگھناتھ راؤ نے پنجاب کا صوبہ پچھتر لاکھ سالانہ نذرانہ کے عوض ادینہ بیگ کے سپرد کر دیا اور دکن طلبی پر رگھناتھ روانہ ہو گیا ۱۷۵۸ء ادینہ بیگ اس جہان فانی سے کوچ کر گیا ــــــ ادینہ نگر زد دینا نگر ضلع گورداس پور ان کا آباد کیا ہوا ہے

نواب ادینہ بیگ نواب عبدالصمد خاں دلیر جنگ صوبہ پنجاب کا نظر کردہ تھا اس کی قبر گوجرانوالہ میں ہے (تاریخ پنجاب مصنفہ جج عبداللطیف)

احمد خاں بنگش اور نجیب الدولہ | غازی الدین نے احمد خاں بنگش کو نجیب الدولہ کا رقیب بنا دیا تھا اور ہمیشہ نجیب الدولہ کی تخریب کے درپئے رہتا تھا ادھر شجاع الدولہ سے بھی اس کو دلی عناد تھا۔

شجاع الدولہ علی محمد خاں کی اولاد اور نجیب الدولہ سے بوجہ ہمسایگی رقابت رکھتا تھا۔

غازی الدین کا ارادہ فاسد | غازی الدین ہی وہ شخص تھا جس نے صفدر جنگ اور نظام الملک سے زیادہ مرہٹوں کو ترقی دی اور ان دونوں نے شمالی ہند کی چاٹ لگائی اسی نے دلی اور پنجاب پر حکمراں کیا ان واقعات سے مرہٹے حوصلہ مند ہو چکے تھے۔ ادھر غازی الدین کو مناسب موقع ہاتھ آیا کہ نجیب الدولہ کو احمد خاں بنگش اور مرہٹوں کے ہاتھ سے برباد کرا دیا جائے پھر شجاع الدولہ کی خبر لوائے۔ گویا ہندوستان سے اسلامی سلطنت و حکومت کے خاتمہ کے تمام سامان اپنوں کے ہاتھوں مہیا ہو چکے تھے۔

نجیب الدولہ پر چڑھائی | چنانچہ دتا مرہٹہ نے اول ایک لاکھ فوج کے ساتھ نجیب الدولہ کے ملک پر حملہ کر دیا نجیب الدولہ نے دتا کی خبر سنتے ہی نجیب آباد سے روانہ ہو کر مظفر نگر کے ضلع میں سکھرتال

کے مقام پر پہنچکر دُنّا کا پرجوش خیر مقدم کیا نجیب الدولہ کے پاس فوج اس کے مقابلہ میں دنّا کی فوج سے دسواں حصّہ (دس ہزار تھی) چنانچہ سکھر تال میں سنگر (دمدمہ) یعنی مٹی کا کچا قلعہ بنایا اور محصور ہو کر توپ۔ رہکلہ۔ بان۔ بندوق سے جی توڑ کے مقابلہ شروع کیا۔ ساتھ ہی ایک ایلچی شاہ درّانی کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہاں کے حالات مفصل لکھ بھیجے اور یہ لکھا کہ ایک لاکھ روپیہ مقام اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کوچ کے حساب سے نذرانہ پیش کیا جائے گا۔

نجیب الدولہ کی یہ ذہانت تھی وہ موقعہ کی نزاکت کا لحاظ کر گیا اور یہی اس موقع کیلئے تدبیر تھی اس کے ساتھ ہی دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ اور قاضی مبارک گوپاموی شارح سلم اور مرزا مظہر جان جاناں غداروں کی ریشہ دوانیاں اور ان کے ہاتھوں مرہٹوں کا اقتدار اور اُن کے ذریعہ اسلامی حکومت کو پامال کرانے کی تدبیریں و منصوبے یکے بعد دیگرے آنکھوں کے سامنے ان کے گذر رہے تھے نواب دوندے خاں جو نواب نجیب الدولہ کے خُسر تھے وہ مرزا مظہر جان جاناں کے مرید تھے ان کو مرزا صاحب نے خطرہ سے آگاہ فرما دیا تھا اور ان کو نصیحت کی تھی کہ اس سیلاب کو دفع کرنے میں جان کی بازی لگانے کا وقت ہے[۱]۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ العزیز کا معتقد نجیب الدولہ تھا آپ کے ہی ارشاد پر نجیب الدولہ نے احمد شاہ کو دعوت دی تھی[۲]۔

قاضی مبارک نے اپنے خلف ارشد قاضی حکم علی گوپاموی کو اپنے چار سو طالبعلموں کے ساتھ دہلی سے دکن تک پھیلا دیا تھا[۳] جو وعظ و تذکیر سے مسلمانوں میں جنگی اسپرٹ پیدا کرتے تھے اور جوق در جوق مسلمان آکر امرائے روہیلکھنڈ کے ملازم ہو رہے تھے علماء نے روہیلوں کی سرپرستی کر لی تھی اور ان کی دستگیری کے لئے کمربستہ تھے مگر امرائے حکومت ملک اور قوم سے غداری کر رہے تھے۔

---

[۱] کلمات طیبات [۲] شاہ ولی اللہ [۳] تذکرۃ الانساب مولوی مصطفٰے علیخاں

(باقی آئندہ)